به نام خداوند بخشنده مهربان

In the Name of Allah, the Compassionate the Merciful

Al-Mustafa International
Translation and Publication Center

ظہور تک

(مہدویت سے متعلق مسائل پر جامع تحقیق)

(جلد۱)

مؤلف:
نجم الدین طبسی

مترجم:
علی اصغر سیفی

حرف ناشر

انقلاب اسلامی کی عظیم کامیابی اور ارتباطات کے عالمی سطح پر وسعت پانے سے مسلمان دانشمندوں کو انسانی علوم کے شعبہ سے متعلق سوالات اور نئے چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا ہے جو عصر حاضر میں حکومت سنبھالنے کی سنگین ذمہ داری کی بنا پر پیش آئے ہیں -ایسا دور کہ جس میں ملکوں کو ادارہ کرنے میں تمام پہلوؤں میں دین و سنت کی پابندی ایک بہت بڑا چیلنج ہے -اسی بنا پر دین کے شعبہ میں عالمی معیاروں اور خالص و عمیق افکار و نظریات کے روز آمد ، منظّم ، عملی طور پر مفید اور جامع و عمیق مطالعہ اور تحقیق کی ضرورت ہے- نیز دین کے شعبہ میں تحقیقات انجام دینے والے محققین کی تربیت اور انہیں فکری انحراف سے محفوظ رکھنا اس شجرہ طیبہ کے معماروں بالخصوص رہبر کبیر امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ اور رہبر معظم انقلاب اسلامی ظلہ کے نزدیک انتہائی اہمیت کا حامل ہے-

مغربی تہذیب و ثقافت کا سوشل میڈیا اور ارتباطات کے میدان میں عالمی سطح پر وسعت پانا اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ اس موضوع سے لگاؤ رکھنے والے افراد اور محققین کو چاہیئے کہ وہ بلند افکار اور اعلیٰ اقدار سے آشنائی پیدا کریں اور یہ اہم ذمہ داری مختلف تخصصی شعبوں کے ایجاد کرنے ، جدید علمی متون تولید کرنے ، علوم کے دائرہ کو وسیع کرنے اور طلاب کی منظّم تعلیم و تربیت کے ذریعہ پوری ہو سکتی ہے -یہ سلسلہ کبھی بنیادی مباحث کے انجام دینے اور تخصصی متون تدوین کرنے سے اور کبھی علمی مسائل کو زیر قلم لانے سے حاصل ہوتا ہے-

تعلیمی مراکز ایک منظّم ، قانونی اور جدید تعلیمی نظام کے سایہ میں ہی رشد و ترقی کر سکتے ہیں- درسی نصاب اور تعلیم و تحقیق کے طریقہ کار پر نظر ثانی اور انہیں جدید ٹیکنالوجی سے لیس کرنا علمی و تحقیقاتی مراکز کی ترقی کا باعث بنتا ہے-

جامعۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ العالمیۃ کی ایک تعلیمی ادارہ ہونے کے ناطے اہم ذمہ داری غیر ایرانی طلاب کی تعلیم و تربیت ہے، جس کے لیے اس ادارہ کی ایک اہم کوشش کا عنوان، مناسب درسی نصاب تالیف کرنا ہے- دینی علوم میں مختلف موضوعات پر درسی نصاب کی تدوین اور اشاعت اسی سلسلے کی کڑی ہے-

المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ بین الاقوامی ادارہ برائے ترجمہ و نشر

فہرست مطالب

پیش لفظ ۱۱

پہلا باب: غیبت کے دلائل ۱۳

تمہید ۱۳

پہلا مرحلہ: روایات میں غیبت کے علل واسباب ۱۴

پہلی قسم: حضرت مہدی عَجَّلَ اللہُ تَعَالٰی فَرَجَہُ الشَّرِیف کے بارے میں انبیاء کی سنت جاری ہونا: ۱۴

دوسری قسم: خدا نہیں چاہتا کہ امام ظالم قوم کے درمیان رہے: ۱۵

تیسری قسم: خدا کا غضب اور لوگوں کو آگاہ کرنا: ۱۷

چوتھی قسم: لوگوں کی آزمائش: ۱۷

پانچویں قسم: قتل ہونے کا خوف وڈر: ۱۸

چھٹی قسم: کسی حاکم کی بیعت کے تحت نہ ہو: ۱۹

ساتویں قسم: کفار کی اصلاب کا مومنین سے خالی ہونا ۲۱

آٹھویں قسم: غیبت کا راز واضح نہیں ہے صرف اللہ اس سے آگاہ ہے: ۲۲

دوسرا مرحلہ: روایات کا سند اور دلالت کے اعتبار سے تجزیہ ۲۳

پہلا موضوع بحث ۲۴

دوسرا موضوع بحث: سند کا تجزیہ ۲۵

۱. مظفر بن جعفر علوی ۲۵

۲. جعفر بن مسعود ۲۶

۳. حیدر بن محمد سمرقندی ۲۶

۴. محمد بن مسعود (ابوالنضر) ۲۷

۵. جبرائیل بن احمد فاریابی ۲۹

۶. موسی بن جعفر بغدادی ۳۰

۷. حسن بن محمد بن سماعہ صیرفی ۳۲
۸. حنان بن سدیر ۳۲
۹. سدیر بن حکیم بن صہیب صیرفی ۳۳
سدیر کی مذمت پر روایات ۳۶
تیسرا موضوع بحث: شواہد اور تائیدات ۴۰
چوتھا موضوع: حدیث کی دلالت کے اعتبار سے تحقیق ۴۵
الٰہی سنت و طریقہ ۴۵
نتیجہ ۴۸
دوسرا باب: حضرت ولی عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے تسمیہ اور اسم شریف کو ذکر کرنے کا حکم ۵۳
علماء اور فقہاء کی آراء و نظریات کا تجزیہ ۵۶
۱. علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ : ۵۷
۲۔ محدث نوری رحمۃ اللہ علیہ ۶۳
روایت کا خلاصہ ۶۴
جواز کے قائلین کی آراء ۶۹
۱. شیخ حر عاملی رحمۃ اللہ علیہ ۶۹
۱. باب احتضار ۷۰
۲. باب دفن ۷۱
۳. باب عقیقہ ۷۲
۴. باب مزارات ۷۳
۵. ابواب ذکر ۷۳
۲. محقق اردبیلی رحمۃ اللہ علیہ ۷۴
۳. فیض کاشانی رحمۃ اللہ علیہ ۷۶
۴) شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ ۷۷
۵. صاحب مکیال المکارم ۷۷
۶. آیت اللہ مکارم شیرازی ۷۷
تیسرا باب: حدیث و روایت کی رو سے قیام پر نہی کی تحقیق و تجزیہ ۸۳
تمہید ۸۳

پہلی روایت ۸۳
دوسری روایت ۹۰
فقہ حدیث ۹۰
سندِ روایت کا تجزیہ ۹۱
۱. راوی کا ضعف.. ۹۱
۲. راوی کی وثاقت ۹۱
حدیث کا دوسرا سلسلہ سند ۹۳
نعمانی کی پہلی سند کا تجزیہ ۹۴
نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری سند کا تجزیہ ۹۵
تیسری سند کا تجزیہ ۹۶
روایت کی دلالت کا تجزیہ ۹۶
دوسرا اعتراض ۹۹
تیسرا اعتراض.. ۱۰۱
دیگر روایات ۱۰۲
روایت کی سند ۱۰۶
حدیث کی دلالت.. ۱۰۷
چوتھا باب: سامرا کے سرداب میں امام زمانہ علیہ السلام کی غیبت کا مسئلہ ۱۰۹
سامرا کے سرداب کے بارے میں مخالفین کے شبہات ۱۰۹
سامرا کے سرداب کے بارے میں علماء اہل سنت کی کلام ۱۰۹
اس تہمت کے مدمقابل شیعہ علماء کا ردعمل ۱۱۱
الخرائج والجرائح کی احادیث پر ہونے والے اعتراضات ۱۱۵
ابن مشہدی کی "المزار" میں سرداب کا ماجرا ۱۱۷
سرداب کے حوالے سے ابن مشہدی کی کلام ۱۱۸
ابن مشہدی اور کتاب "المزار" کے بارے میں تحقیق ۱۱۸
آیت اللہ العظمیٰ خوئی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے ۱۱۹
پہلا اعتراض: مبنائی اور صغروی.. ۱۱۹
دوسرا اعتراض: مبنائی اور کبروی.. ۱۱۹

شیخ آقای بزرگ تہرانی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے ۱۲۰
"المزار" کے مشایخ ۱۲۱
"المزار" کی روشِ تالیف ۱۲۲
محدث نوری رحمۃ اللہ علیہ کی رائے ۱۲۲
مصنف کے بارے میں محدث نوری رحمۃ اللہ علیہ کی رائے ۱۲۳
ہماری نظر ۱۲۴
ب) آیا حضرت ولی عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سرداب میں زندگی گزارتے ہیں؟ ۱۲۸
بحث کا اختتام ۱۳۲
پانچواں باب: قرقیسیا یا آرمگڈون کے ماجرا کا تجزیہ ۱۳۵
"قرقیسیا" کے بارے میں "زبیدی" کا نظریہ ۱۳۵
بحث کے بنیادی مراحل: ۱۳۶
پہلا مرحلہ: قرقیسیا کا جغرافیائی حدود اربعہ ۱۳۶
الف) عراق کے شمال مغرب میں ۱۳۶
ب) فلسطین کے شمال میں ۱۳۷
دوسرا مرحلہ: اہل سنت کی روایات میں "قرقیسیا" ۱۳۸
نعیم بن حماد کے بارے میں رجالی تحقیق ۱۳۹
عبداللہ بن لھیعہ کے بارے میں ایک تحقیق ۱۴۴
۱. ذہبی: ۱۴۴
تیسرا مرحلہ: قرقیسیا شیعہ روایات میں ۱۵۴
پہلا موضوع: روضہ کا مؤلف کون ہے؟ ۱۵۵
۱. نجاشی رحمۃ اللہ علیہ: ۱۵۵
۲. شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ: ۱۵۵
۳. ابن شہر آشوب رحمۃ اللہ علیہ: ۱۵۵
دوسرا موضوع: روضہ کافی کی روایت کی سند ۱۵۸
تیسرا موضوع: روایت کی دلالت کا تجزیہ ۱۵۹
آخری نتیجہ: ۱۶۶
چھٹا باب: حضرت نرجس علیہا السلام کا مسئلہ ۱۶۷

امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی والدہ گرامی کے بارے میں حدیث کی رو سے تحقیق ۱۶۷
روایت کا خلاصہ ۱۶۷
اس روایت کی سند کا تجزیہ ۱۷۳
الف۔ بشر بن سلیمان نخاس ۱۷۳
ب۔ محمد بن بحر شیبانی: ۱۷۷
اس روایت کی سند اور دلالت پر وارد ہونے والے اعتراضات ۱۸۰
ساتواں باب: سعد بن عبداللہ اشعری قمی کی حدیث میں ایک کاوش (حصہ اوّل) ۱۸۷
پہلا حصہ: سعد بن عبداللہ اشعری قمی کی روایت ۱۸۷
ناصبی کا اعتراض ۱۸۸
ان دونوں کا امام کے حضور میں پہنچنا ۱۹۰
دلربا محبوب کے جمال کا دیدار ۱۹۰
حدیث غار کا مسئلہ ۱۹۸
بڑھیا کا کپڑا اور امام علیہ السلام کی جائے نماز ۱۹۹
حضرت سے خدا حافظی ۲۰۰
دوسرا حصہ: اس حدیث کو نقل کرنے والی اسناد اور کتابیں ۲۰۱
تیسرا حصہ: سند اور دلالت کا نقد و تجزیہ ۲۰۶
اعتراضات اور ان کے جوابات ۲۰۸
دلائل الامامہ میں طبری کی سند ۲۱۸
آٹھواں باب: سعد بن عبداللہ اشعری قمی کی حدیث میں ایک کاوش (حصہ دوم) ۲۲۳
دلالت کی رو سے تنقید و تجزیہ ۲۲۳
سب سے پہلا اعتراض ۲۲۳
تیسرا اعتراض: سُحق کی تفسیر ۲۳۶
چوتھا اعتراض: "فاخلع نعليك" ۲۳۷
پانچواں اعتراض: دو محبتوں میں فرق ۲۳۸
چھٹا اعتراض: مقام امامت سے کھلواڑ سازگاری نہیں رکھتا ۲۴۰
ساتواں اعتراض: طلائی انار، دنیا پرست لوگوں کے لائق ہے ۲۴۶
آٹھواں اعتراض: یہودیوں کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کے مقاصد سے مطلع ہونا ۲۴۹

نواں باب: شروع کے قتل عام پر مشتمل روایات میں تامل ۲۵۳
زمانہ ظہور میں قتل عام پر تفریطی نظریہ ۲۵۴
ظہور کے وقت قتل اور خونریزی میں افراطی نظریہ ۲۵۸
امامؑ کا دشمنوں سے سلوک ۲۶۳
سپاہ کی تربیت اور جنگ کا پیش خیمہ مہیا کرنا ۲۶۴
جنگی اور دفاعی مسائل ۲۶۵
دشمنوں کے مدمقابل امامؑ کا قاطع انداز ۲۶۵
جنگ اور قتل عام ۲۶۷
جنگوں کی مدت ۲۷۰
مختلف لوگوں اور گروہوں کے مقابلے میں، امامؑ کا قاطع انداز ۲۷۲
امام کا اپنوں سے طرز عمل میں قاطع ہونا ۲۹۲
دسواں باب: خاص نیابت اور سفارت ۲۹۵
پہلا مرحلہ ۲۹۶
دوسرا مرحلہ: روایت کا مشہور ہونا ۳۰۱
تیسرا محور: فقہ الحدیث اور نوری رحمۃ اللہ علیہ کی چھ توجیہیں ۳۰۳
گیارہواں باب: ابن مہزیار کے واقعہ کی تحقیق ۳۲۱
پہلا مرحلہ: اصل واقعہ کا بیان ۳۲۱
دوسرا مرحلہ: اس واقعہ کا راوی کون ہے؟ ۳۴۰
تیسرا مرحلہ: مضمون اور متن کا تجزیہ ۳۴۵

پیش لفظ

بِسم اللہ الرّحمٰنِ الرحِیم

ألحمدُ للہ رب العالِمینَ و صلی اللہ علی محمّدو آلہ الطاھرینَ سیمَا الامام الثانی عَشر الحُجّۃ ابن الحَسن العَسکری، رُوحی وَ ارواح العَالمین لِتراب مَقدمہ الفَداء

مہدویت اور رسول ﷺ کی نسل سے آخری زمانہ میں ایک عظیم شخصیت کے آنے کا عقیدہ، تمام اسلامی مذاہب کے قطعی اور مسلّم عقائد میں سے ہے۔ یہ عقیدہ صرف مذہب اہل بیت علیہم السلام کے پیروکاروں سے مخصوص نہیں ہے۔ واضح سی بات ہے کہ ایک ایسا مسئلہ کہ جس پر فریقین کی تین ہزار سے زائد احادیث وارد ہوں، اسے ثابت کریں اور اس کی تائید کریں، تو پھر شک وتردید کی کوئی جگہ باقی نہیں رہتی۔

لہٰذا جن دنوں سے حوزہ علمیہ قم کے بعض فضلاء کی مدد سے کتاب «معجم الاحادیث الامام المھدی علیہ السلام» کی تالیف وتدوین کی اور اس میں تقریبا دو ہزار روایات جمع کیں، انہی دنوں سے اسی فکر میں تھا کہ اس مرحلہ کو تمام کرنے کے بعد کہ جو بذات خود مہدویت کی ابحاث میں پہلا قدم شمار ہوتا ہے، مہدویت کی ابحاث میں موضوع کے اعتبار سے تحقیق کروں۔

بالخصوص کہ آج کے دور میں یہ مسئلہ عالمی خدوخال پا چکا ہے اور تمام اسلامی و غیر اسلامی اقوام اور ہر خاص وعام کی توجہ کا مرکز قرار پا چکا ہے اور اس پر بہت سے مطالعہ اور تحقیقی مراکز عالی سطح پر کام کر رہے ہیں۔ فطری سی بات ہے کہ تحریف، حقائق کو نادرست انداز سے پیش کرنے، احساسات سے غلط فائدہ اٹھانے اور غلط دفاع کرنے سے ان مفاہیم و مطالب کو لاحق خطرات زیادہ ہوگئے۔

نہایت مناسب ہے کہ ہمارا حوزہ علمیہ علمی تخصصی ادارے کے قیام، اساتید اور ماہرین کی تربیت سے حقائق کی تحریف اور ان سے نادرست فائدہ اٹھانے کے اسباب کو برطرف کریں اور لوگوں کو حقائق کی طرف توجہ دلائے۔ للذا میں نے مرکز تخصصی مہدویت قم کی تاسیس کے آغاز اور امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے سپاہیوں کی خدمت اور تدریس کے شرف کی بناء پر اپنی تدریس کے موضوعات اور ابواب کو اسی خاص جہت سے ترتیب دیا اور تیس سے زائد عناوین کو بیان کیا اور ان میں بحث و تحقیق کی اور کہیں کہیں آخری رائے بھی دی گئی۔

غیبت کا راز، ظہور کے اوائل میں قتل کا سلسلہ، غیبت میں امام زمانہ علیہ السلام کا نام لینے کا حکم، امام زمانہ علیہ السلام سے ملاقات اور آپ کی نیابت، قرقیسا کا واقعہ، دجال کی حقیقت، آیا یمانی کا چہرہ مثبت ہے؟، جزیرہ خضراء کا تجزیہ، زیارت ناحیہ، حضرت نرجس علیہا السلام کا واقعہ، سعد اشعری کی امام علیہ السلام سے طفولیت کے دور میں ملاقات وغیرہ جیسی ابحاث پر مقتضائے حال کے مطابق اور لغت، رجال، درایہ، فقہ، اصول، تاریخ، تفسیر وغیرہ کی مختلف جہات سے بیان کیا گیا۔
اس مجموعہ کی ترتیب وتالیف اور آخری رائے کے بعد اسے حوزہ علمیہ قم کے بعض علماء اور محققین کی خدمت میں پیش کیا تاکہ وہ اپنی آراء اور ملاحظات سے نوازیں؛ للذا بندہ ان سب کی زحمتوں اور نظر عنایت بالخصوص حضرت آیت اللہ صابری ہمدانی، حضرت آیت اللہ غلام رضا کاردان اور حجت الاسلام والمسلمین شیخ محمد جواد طبسی کا نہایت شکریہ ادا کرتا ہوں۔

آخر میں حضرت ولی عصر مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی توجہ اور شرف قبولیت کی امید رکھتا ہوں کہ آپ ہمیں اپنی مخلصانہ دعاؤں سے محروم نہ فرمائیں۔ انشاء اللہ

قم مقدس۔ نجم الدین طبسی
۱۶ ماہ رمضان۔ ۱۴۲۹ ق ۲
۸ ۔۶۔۱۳۸۷ ش